اعتقادی مسائل

بقلم

مدافع اہل بیت علیہم السلام ، مجاہد کبیر آیۃ العلم والفضیلۃ سید مظہر علی شیرازی

حوزہ علمیہ قم المقدسہ

ناشر:

موسسہ جوادالائمہ علیہم السلام

نام کتاب: اعتقادی مسائل

تالیف: عالم معتمد فقیہ بصیر مجاهد کبیر علامہ سید مظہر علی شیرازی دام ظلہ

تاریخ: جمادی الثانی ۱۴۴۱ ھ جنوری ۲۰۲۰

تعداد: ۱۰۰۰

ناشر: موسسہ جواد الائمہ علیہم السلام قم المقدسہ

سایٹ: www. Aljawaad.com

ای میل: mazharshirazi5@yahoo.com

ملنے کا پتہ: قم المقدسہ. موسسہ جواد الائمہ علیہم السلام

رابطہ نمبر ایران : ۹۱۹۶۶۵۰۶۲۷ . ۰۰۹۸

جملہ حقوق طبع محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتقادات کے متعلق بندہ حقیر سے کیے گیے سوالات کے تحقیقی جوابات کو اعتقادی مسائل کے نام سے شائع کیا جارہا ہے تاکہ مومنین و مومنات اور خصوصا نسل حاضر اور آیندگان استفادہ کر سکیں . جو شخص چاہتا ہے کہ وہ شرک و غلوّ اور وہابیت و تقصیر سے محفوظ رہے اسے چاہیے کہ اس تحقیقی رسالہ کا ضرور مطالعہ کرے ، مومنین کے لئے یہ ایک عظیم تحفہ ہے۔

خداوند متعال ، سب کو علماء حقہ کا قدردان بننے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کو صحیح عقائد کا حامل بنائے کیونکہ اگر عقیدہ خراب ہوا تو آخرت تباہ ہو جائے گی . خداوند متعال سب کو حق سمجھنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے .

والسلام

خادم علوم آل محمد علیہم السلام
سید مظہر علی شیرازی
حوزہ علمیہ قم المقدسہ
۲۲/ربیع الاول ۱۴۴۱ھ ق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتقادی مسائل

سوال ۱: عقیدہ توحید کے متعلق راہنمائی فرمائیں؟

جواب : شیعہ امامیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اسے کسی کے مشورے کی ضرورت نہیں ہوتی اس کا علم قدرت اور حیات عین ذات ہیں . وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا . اور سب صفات ثبوتیہ حق تعالیٰ کے لیے ہیں یعنی وہ صفات جو خدا کی ذات کے لائق ہیں اور اس کے علاوہ اور کسی کے واسطے نہیں ہیں . اور جو صفات خدا کی ذات کے لائق نہیں وہ اس سے منزہ ہے اور اس کی ذات ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہے . خدا جسم نہیں رکھتا اور نہ ہی اعضاء و جوارح رکھتا ہے جن آیات میں وجہ (چہرہ) اور ید (ہاتھ) کا ذکر آیا ہے ان میں وجہ سے مراد ذات خدا یا دین یا محمد وآل محمد علیہم السلام مراد ہیں اور ان سب کا آپس میں وجہ کے مصداق ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے اور ید سے مراد سلطہ ، قدرت اور طاقت مراد ہے۔

اعتقادی مسائل

شیعہ کا عقیدہ یہ ہے خالق مالک محی[1] وممیت اور رازق حقیقی خدا ہے۔ وہی سب جہانوں کا ربّ ہے۔

سوال ۲: سورہ فاطر کی آیت ۳ میں ارشاد ربّ العزت ہے " هَلْ مِنْ خالِقٍ غَيْرُ اللهِ "کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے اور سورہ مومنون کی آیت ۱۴ میں فرماتا ہے " فَتَبارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخالِقِينَ " سوال یہ ہے کہ اس آیت میں خالقین، بصورت جمع سے کیا مراد ہے۔

جواب: مقام میں خلق سے مراد تقدیر ہے " أَحْسَنُ الْخالِقِينَ "یعنی" احسن المقدّرین تقدیرا "۔ انسان کے جسم اور روح میں ترکیب و تقدیر دینا یہ اعجب، اغرب امور عجیبہ و غریبہ سے ہے خلقت میں انسان سات مراحل و مراتب سے گزرتا ہے ا۔ سلالہ ۲۔ نطفہ ۳۔ علقہ ۴۔ مضغہ ۵۔ عظام ۶۔ لحم ۷۔ ایلاج روح جب خدا نے ظلمات ثلاث، رات کی تاریکی، شکم کی تاریکی، رحم کی تاریکی میں بغیر کسی مثال (نمونہ) کے، انسان کو بہترین وجہ پر خلق کیا ہے مقام میں لوگوں کی زبان، خدا کی اس بے مثال خلقت انسان ۔ تقدیر اندازہ گیری۔ پر تعریف و ثناء سے عاجز ہے لہذا خود خدا نے مخلوق کی نیابت میں

---

[1] ۔ اگر انبیاء و اوصیاء علیہم السلام باذن اللہ کسی مردہ کو زندہ کردیں تو اس کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اپنی حمد و ثناء کی ہے " فَتَبارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخالِقِينَ " برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین خلق کرنے والا ہے۔ [1]

تذکر: خلق بمعنی ایجاد شئ ہوتا ہے جو بحسب حقیقت اس کا اطلاق صرف حق تعالی میں منحصر ہے اور اس کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے " أَلا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْأَمْرُ " سورہ اعراف آیہ ۵۴، یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا۔ پس خالق حقیقی خدا ہے اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

سوال ۳ : سورہ یوسف آیت ۲۳ میں حضرت یوسف نے فرمایا : " مَعاذَ اللهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوايَ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ " ۔آیت میں حضرت یوسف نے إِنَّهُ رَبِّي کہاہے۔اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: "انہ" کی ضمیر میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے۔ محققین کے نزدیک انہ کی ضمیر سے مراد خدا ہے۔ اور اگر مراد عزیز مصر بھی ہو تو مقام میں ربّ سے مراد معنی لغوی بمعنی مالک ہے۔ لغوی معنی میں ربّ کا استعمال مثلا انا ربّ الابل میں اونٹوں کا مالک ہوں جیسا کہ حضرت عبد المطلب نے حبشہ کے بادشاہ کے سامنے کہا تھا جیسا کہ اصول کافی میں ہے یہ کہا جاسکتا ہے۔

---

[1] ۔ یہاں پر مذکورہ، جواب سے سورہ مائدہ کی آیت ۱۱۰ " وَ إِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْني " ، کا سمجھنا بھی صاحبان فہم کے لیے آسان ہے تخلق ای تقدرّ۔فتامل جیدا ۔

اعتقادی مسائل

جہاں پر قرینہ لفظی یا مقامی ہو تو وہاں پر لفظ ربّ کا اطلاق، لغوی معنی میں، غیر اللہ پر ہو سکتا ہے جیسا کہ آیات و روایات اور محاورات عرب میں ہوا ہے۔

لیکن اس دور میں ضروری احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ معصومین علیہم السلام پر، لغوی معنی میں بھی لفظ ربّ کا استعمال نہ کیا جائے چونکہ اس میں سوء استفادہ اور عقیدہ میں انحراف کا امکان پایا جاتا ہے نیز سننے والے عام لوگ خصوصا دوسرے مسلک کے افراد مذہب حقہ پر اعتراض کریں گے چونکہ عام لوگ قرائن حالیہ اور مقالیہ سے غافل ہوتے ہیں۔

حقیقی ربّ، صرف خدا ہے اور یہ لفظ اسی ذات کے لئے مختص ہے اور وہی سب جہانوں کا ربّ ہے۔

ائمہ معصومین علیہم السلام نے اپنے شیعوں کو سختی سے منع کیا ہے کہ ہمیں ربّ نہ کہنا ہم اللہ کے بندے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں ہماری فضیلت میں جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہہ دو۔

مومنین کو چاہیے کہ جذبات، احساسات اور ضد بازی کا شکار نہ ہوں کیونکہ شرک ایسا گناہ ہے جو ہرگز بخشا نہیں جائے گا۔

سوال ۴: کیا حضرت علی علیہ السلام رازق ہیں؟

جواب: رزق خدا کا ہے چونکہ اسی نے آسمانوں اور زمینوں کو خلق کیا ہے اور آسمان سے بارش برساتا اور زمین سے نباتات اگاتا ہے۔

اور رازق حقیقی بھی خدا ہے۔ ہاں یہ اس کی مرضی کہ رزق کو کسی فرشتے کے ہاتھ پر جاری کردے یا اپنے کسی ولی کے ہاتھ پر جاری کردے جیسا کہ روایت میں ہے کہ امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں خدا رزق کو ہمارے ہاتھوں پر جاری کرتا ہے۔ کما فی بصائر الدرجات۔

تو اس چیز کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ غلوّ ہے۔

سوال ۵: قرآن کی آیت، " و الله خیر الرازقین " کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کو کوئی شئ دیتا ہے تو یہ رزق جو اس نے کسی کو دیا ہے وہ خدا کے دیئے ہوئے رزق سے دیا ہے لیکن خدا وہ ذات ہے جس نے زمین و آسمان کو خلق کیا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور زمین سے گندم وغیرہ نباتات اگاتا ہے پس خالق مالک اور رازق حقیقی صرف خدا ہے۔ اور یاد رہے خدا نے جو کچھ خلق کیا ہے وہ محمد وآل محمد علیہم السلام کی وجہ سے خلق کیا ہے جیسا کہ روایات، زیارات میں ہے کہ معصوم فرماتے ہیں کہ خدا ہماری وجہ سے آسمان سے بارش برساتا ہے اور زمین

ہماری وجہ سے اگاتی ہے پس مخلوق جو رزق الٰہی کھارہی ہے وہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی برکت سے کھارہی ہے۔

خدا نے ہر چیز پر ولایت علی علیہ السلام کو پیش کیا زمین کے جس حصّے نے ولایت علی علیہ السلام کا اقرار کیا خدا نے اسے طیّب پاکیزہ اگانے والی بنادیا اور جس حصّہ نے انکار کیا اسے بنجر شور زار بنادیا پس جو کوئی رزق الٰہی کھاتا ہے وہ ولایت علی علیہ السلام کی وجہ سے کھارہا ہے۔

سوال ٦ : کیا محمد وآل محمد علیہم السلام علم غیب رکھتے ہیں ؟

جواب : حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو خدا نے علم غیب دیا ہے وہ ماضی، حال اور استقبال کے واقعات اور حالات کو جانتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگوں کی نیّتوں کو بھی جانتے ہیں۔ جن آیات و روایات میں غیر اللہ سے علم غیب کی نفی کا ذکر آیا ہے اس سے مراد علم استقلالی ہے۔ اور محمد و آل محمد علیہم السلام کا علم عطائی ہے۔ تفصیل کے لئے ہماری تحقیقی کتاب عقائد الشیعہ کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

سوال ۷ : آیا محمد آل محمد علیہم السلام ولایت تکوینی رکھتے ہیں؟

جواب : محمد آل محمد علیہم السلام باذن اللہ ولایت تکوینی رکھتے ہیں اور کائنات میں جس طرح تصرف کرنا چاہیں باذن اللہ کر سکتے ہیں۔ اور اس چیز کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ہاں وہ عام حالات میں ہر وقت اپنی قدرت کو استعمال نہیں کرتے۔

سوال ۸ : کیا بزرگ علماء سے بھی کوئی ولایت تکوینی کا قائل ہے؟

جواب : ہاں کئی ایک بزرگ علماء ولایت تکوینی کے قائل ہیں ان میں استاذ الفقہاء و المجتہدین آقای نائینی اور سید خوئی (رض) بھی ہیں۔

سوال ۹ : معصومین علیہم السلام کے حاضر ناظر ہونے کے بارے میں عقیدہ رکھنا صحیح ہے؟

جواب : اجمالا معصومین علیہم السلام کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ صحیح ہے کیونکہ محمد و آل محمد علیہم السلام مظہر اسماء الہی ہیں اور خدا کے اسماء میں ایک اسم محیط ہے پس محمد و آل محمد باذن اللہ ہر جگہ احاطہ رکھتے ہیں۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہر نمازی نماز کے سلام میں السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ پڑھتا ہے اور کاف ضمیر خطاب کی ہے۔ یعنی حضور ﷺ کو حاضر سمجھ کر سلام پڑھتا ہے خواہ دنیا کے جس خطے میں ہو۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ زیارت میں خواہ وہ دور سے پڑھی جائیں ہر مومن، معصومین علیہم السلام کو خطاب کی ضمیر سے سلام کرتا ہے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ہمیں حاضر سمجھو۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ مولود کعبہ میں بھی ذکر کیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ صحیح ہے۔ پس وہابی مقصّر علماء کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے مومنین ان سے بچ کر رہیں۔

سوال ۱۰: محمد وآل محمد علیہم السلام بشر ہیں یا نور، صحیح عقیدہ کیا ہے؟

جواب: حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام ظاہر میں بشر اور باطن میں نور ہیں۔

سوال ۱۱: کیا معصومین علیہم السلام کی ولادت ہوتی ہے یا ظہور؟

جواب: ولادت ہوتی ہے لیکن ہم جیسی نہیں۔ جس کی تفصیل ہم نے اپنے رسالہ مولود کعبہ میں تحریر کی ہے۔ نیز مخفی نہ رہے کہ معصومین علیہم السلام کی امہات کو خدا نے حیض و نفاس کی آلودگی سے منزہ رکھا ہے۔

سورہ مبارکہ تغابن کی آیت نمبر ۸ " فَآمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذي أَنْزَلْنا وَ اللهُ بِما تَعْمَلُونَ خَبيرٌ " کی تفسیر کو سورہ شعراء کی آیت نمبر ۲۱۹ " وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّاجِدينَ "

کی تفسیر سے سمجھنا آسان ہے کیونکہ حدیث نبوی {ص} میں ہے "انا و علی من نور واحد " اور یہ نور پاکیزہ اصلاب کے ذریعے منتقل ہوا ہے۔ فافہم جیّداً۔

سوال ۱۲: کیا حضرت علی علیہ السلام قبر میں آتے ہیں؟

جواب : روایت اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ موت کے وقت اور قبر میں حضرت علی علیہ السلام آتے ہیں۔ بلکہ اہل بیت علیہم السلام اور ان کے خواص بھی آتے ہیں۔

سوال ۱۳: ایک ہی آن ہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مقامات پر امام کیسے آتے ہیں؟

جواب : آنے کی کیفیت کے بارے میں سوال نہیں کرنا چاہیے وہ بہتر جانتے ہیں کہ کیسے آتے ہیں البتہ نوری وجود کے ساتھ آسکتے ہیں جیسے ملک الموت ایک آن میں ہزاروں کی روح قبض کرلیتا ہے۔ تنہا بھی کرسکتا ہے اور اعوان کے ساتھ بھی کرسکتا ہے۔ اور محمد وآل محمد علیہم السلام مظہر اسم محیط بھی ہیں جیسا کہ گزر چکا ہے۔

اور امیر المومنین علی علیہ السلام کا چالیس مختلف مقامات پر افطاری کے وقت حاضر ہونا یہ اسی چیز کا ایک نمونہ ہے اور یہ روایت معتبر ہے۔

اعتقادی مسائل

سوال ۱۴: کیا یا علی {ع} مدد کہنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے حضرت علی علیہ السلام کی مدد خدا کی مدد ہے۔ اور یہ، امیر المومنین علی علیہ السلام سے توسل ہے اور اس کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح ناد علی کو پڑھنا بھی جائز ہے اور اس کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ چونکہ معصوم سے توسل کرنا جائز ہے۔ ہاں وہابیت اور مقصریت کو اعتراض ہے بلکہ ان کو خاص تکلیف ہوتی ہے۔

سوال ۱۵: کیا حضور {ص} کو جسمانی معراج ہوئی ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسمانی معراج ہوئی ہے صرف عائشہ اور معاویہ انکاری ہیں۔

سوال ۱۶: کیا قرآن میں تحریف ہوئی ہے؟

جواب: شیعہ پر تحریف کتاب کی نسبت یہ ایک تہمت ہے۔ محققین علماء شیعہ کا نظریہ ہے کہ قرآن میں کوئی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہے۔ جن روایات میں تحریف کا ذکر آیا ہے وہ روایات ضعیف السند ہیں وثانیا وہ تفسیر قرآن وغیرہ سے مربوط ہیں۔ پس قرآن میں تحریف نہیں ہے۔ البتہ اہل سنت کی کتب میں تحریف والی روایات بکثرت پائی جاتی ہیں ملاحظہ ہو۔ تفسیر الاتقان۔ تفصیل کے لیے ہماری تحقیقی کتاب عقائد الشیعہ کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

سوال ۱۷: کیا معجزہ فعل خدا ہوتا ہے یا فعل نبی اور امام ہوتا ہے؟

جواب: اس بارے میں علماء کے دو قول ہیں تحقیقی نظریہ یہ ہے کہ معجزہ باذن اللہ فعل نبی اور امام ہوتا ہے سورہ آل عمران کی آیت ۴۹ میں حضرت عیسی نے فرمایا{ وَ أُحْيِ الْمَوْتى بِإِذْنِ اللهِ } میں اللہ کے اذن کے ساتھ زندہ کرتا ہوں اور سورہ نمل آیت نمبر ۴۰ میں حضرت آصف بن برخیا نے فرمایا میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس لاوں گا۔" أَنَا آتِيكَ بِهِ " فعل کی نسبت اپنی طرف دی ہے۔

پس ان آیتوں میں فعل کی نسبت حضرت عیسی اور حضرت آصف بن برخیا کی طرف دی گئی ہے۔ بہت ساری روایات سے ظاہر ہے کہ معجزہ باذن اللہ فعل نبی وامام ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ معجزہ کا فعل نبی اور امام ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ کائنات میں نبی اور امام خدا کی دی ہوئی طاقت کے ساتھ باذن اللہ تصرف کرتا ہے اور یہی تحقیقی نظریہ ہے اور اسی نظریہ کی تائید اصبغ بن نباتہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ ایک قبرستان سے گزرے اور قبور کی طرف نگاہ کی فرمایا:

کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے باذن اللہ، نشانی { معجزہ } دکھاوں کہا جی مولا، امیر المومنین { ع } نے ایک قبر کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا قُمُ یا میّت اے میّت اٹھ قبر شق ہو گئی۔

اور ایک شیخ { بزرگ } اٹھا اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین و خلیفہ رب العالمین۔ آپ نے فرمایا اے شیخ تو کون ہے ؟اس نے کہا میں عمر بن دینار ہمدانی ہوں واقعہ انبار میں میں مارا گیا ہوں مجھے امیر انبار کے ساتھ لشکر معاویہ نے قتل کیا ہے۔آپ نے فرمایا جا اپنے اہل و عیال کی طرف چلا جا اور جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ ان کو بیان کر دے :

" وقل لهم ان علی بن ابی طالب احیانی بامر الله تعالی و ردنی الیکم باذن الله "

اور ان کو کہہ دو کہ مجھے ، علی بن ابی طالب نے اللہ کے امر کے ساتھ زندہ کیا ہے اور باذن اللہ مجھے تمہاری طرف پلٹایا ہے۔[1]

سوال ۱۸ : انبیاء اور اوصیاء معصوم ہوتے ہیں تو پھر آیات و روایات اور ادعیہ میں گناہوں کی نسبت ان کی طرف کیوں دی گئی ہے۔

جواب : انبیاء اور اوصیاء معصوم ہوتے ہیں جن آیات و روایات اور ادعیہ میں گناہ کی نسبت دی گئی ہے علماء نے اس کے کئی ایک جواب دیئے ہیں۔ کہ اس سے مراد ترک

---

[1] - مدینۃ المعاجز ص ۳۷، طبع قدیم۔

اولی ہے گناہ مراد نہیں ہے اور سورہ غافر کی آیت میں ۵۵ میں " واستغفر لذنبک " سے مراد امت کے گناہ ہیں۔ تفصیل کے لیے سید مرتضی کی کتاب تنزیہ الانبیاء کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ اور ادعیہ میں جو ذکر آیا ہے اس سے مراد لوگوں کو تعلیم دیناوغیرہ ہے کہ بارگاہ الہی میں کس طریقے سے اپنی تقصیرات کا اعتراف کرنا چاہیے اور کس طرح استغفار کرنا چاہیے۔ استغفار کرنا خود ایک عبادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہونے کے باوجود ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

اور بعض محققین نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ چونکہ معصومین علیہم السلام ہر وقت ذکر الہی میں مستغرق رہتے ہیں جب ضروریات زندگی کی وجہ سے کسی مباح کام میں مشغول ہو جائیں تو ذکر میں انقطاع کو وہ گناہ محسوب کرتے ہیں حالانکہ وہ گناہ نہیں ہوتا۔ اور یہ حسنات الابرار سیئات المقربین کی قبیل سے ہے۔

سوال ۱۹: دشمنان آل محمد علیہم السلام پر لعنت کرنے کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

جواب : محمد وآل محمد علیہم السلام کے دشمنوں اور قاتلوں سے برائت اور ان پر لعنت کرنا یہ مسلمات اور ضروریات مذہب سے ہے اور اگر کوئی شخص، اصل لعنت اور تبرے کا انکار کرتا ہے تو وہ ضروری دین کا منکر ہے۔

دشمنان دین سے براءت و بیزاری اور ان پر لعنت کرنا ، قرآن و سنت ۔ فرامین معصومین علیہم السلام ۔ سے ثابت ہے۔ رئیس المحدثین جناب شیخ صدوق {رح} نے اپنے

اعتقادی مسائل

رسالہ اعتقادات میں امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے "من شک فی کفر اعدائنا و الظالمین لنا فھو کافر" جو شخص ہمارے دشمنوں اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے۔

بنص قرآن آگاہ ہو جاو کہ ظالمین پر اللہ کی لعنت ہے:

" أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ " سورہ مبارکہ ہود آیت ۱۸۔

نیز سورہ مبارکہ اعراف کی آیت نمبر ۴۴ میں ظالمین پر لعنت کا ذکر آیا ہے:

" فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ "

پھر ایک منادی آواز دے گا کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔

اور یقینا جو لوگ خدا اور رسول کو اذیت کرتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں خدا کی لعنت کی ہے اور خدا نے ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

" إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَ رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا "[1]

جس نے اہل بیت علیہم السلام کو اذیت دی اس نے رسول کو اذیت دی ہے۔

[1] احزاب، آیت ۵۷

اعتقادی مسائل

جس نے خدااور رسول کو اذیت دی اس پر خدا کی دنیامیں بھی لعنت ہے اور آخرت میں بھی اور وہ جہنمی ہے بسند صحیح عجلانی آبی صالح نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے ایمان کی حدود بتائیں۔ امام علیہ السلام نے ایمان کی حدود کو بیان کیا جن میں ایک جملہ یہ بھی تھا۔ ہمارے دوستوں سے دوستی رکھنا اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا یہ ایمان کے حدود سے ہے اصول کافی ج ۴ ص ۶۲ باب دعائم الاسلام۔

امام معصوم فرماتے ہیں دین کا کمال ہماری ولایت سے ہے اور ہمارے دشمنوں سے براءت کرنے سے ہے۔

"کمال الدین ولایتنا و البراءه من عدونا "

رئیس المحدثین جناب شیخ صدوق رح اپنے رسالہ اعتقادات میں فرماتے ہیں :

" ان لا یتم الاقرار باللہ و برسولہ و بالائمہ المعصومین علیہم السلام الا بالبراءة من اعدائکم "

خدا، رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام کا اقرار کافی نہیں ہے مگر یہ کہ ان کے دشمنوں سے براءت کی جائے۔

نیز شیخ صدوق رح فرماتے ہیں کہ (آل محمد علیہم السلام پر) ظلم کرنے والوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ملعون ہیں اور ان سے براءت کرنا واجب ہے...... اور جو ظالم کو دوست رکھے وہ خود ظالم ہے۔

اعتقادی مسائل

علامہ مجلسی رح اپنے رسالہ اعتقادات میں فرماتے ہیں :

دشمنان آل محمد علیہم السلام سے براءت کرنا، یہ ضروریات دین امامیہ سے ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے بغض و عداوت رکھنا اور ان سے براءت کرنا واجب ہے۔

خلاصہ یہ کہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے دشمنوں اور قاتلوں پر لعنت کرنا یہ مسلمات مذہب سے ہے۔ ہاں سبّ کرنا یعنی کسی کو گالیاں دینا یہ شریعت میں پسندیدہ نہیں ہے۔

لعنت کا لغوی معنی ہے رحمت سے دور ہونا۔ براءۃ یعنی بیزاری کرنا۔ کسی کو سبّ کرنا یہ اور چیز ہے اور لعنت و براءۃ کرنا یہ اور چیز ہے۔ امام صادق علیہ السلام سے جو روایت نقل کی جاتی ہے کہ امام {ع} نے لعنت سے منع کیا ہے یہ روایت لعنت کے بارے میں نہیں ہے وہ شخص مسجد میں آپ کے دشمنوں پر سبّ کر رہا تھا۔

امام نے سورہ انعام کی آیت نمبر ۱۰۸ کو تلاوت کیا :

" وَلا تَسُبُّوا الَّذينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ "

اور خبردار تم لوگ انہیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ اس طرح یہ دشمنی میں بغیر سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہیں گے۔ پس امام نے گالیاں دینے کی مذمت کی تھی۔

نیز مخفی نہ رہے کہ یہ روایت تقیہ کے باب میں نقل ہوئی ہے فافھم جیّداً۔ جنگ صفین میں امیر المومنین علی { ع } کے لشکر نے معاویہ کے لشکر کو گالیاں دینا شروع کیں تو امام نے فرمایا میں دوست نہیں رکھتا کہ تم گالیاں دینے والے ہو تم ان کا کردار بیان کرو [1]۔

پس گالیاں دینا اور بات ہے لعنت و تبرا کرنا یہ اور بات ہے۔ ان کو مخلوط نہ کیا جائے۔

خود امام صادق { ع } ہر فریضہ نماز کے بعد دشمنان دین پر ان کے نام لے کر لعنت کرتے تھے اور رسول خدا نماز میں رکوع کے بعد خصوصی قنوت میں دشمنان خدا کے نام لے کر لعنت کرتے تھے:

" اللهم العن فلانا و فلانا "

جیسا کہ صحیح بخاری کے ص ۱۸۳۹ طبع بیروت میں ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے احد کے دن چار شخصیتوں کے نام لے کر لعنت کی تھی کما فی تفسیر ابن کثیر و فتح القدیر ج ۱ ص ۵۷۳۔

اور امیر المومنین علی علیہ السلام بھی قنوت میں بعض دشمنان دین کے نام لے کر لعنت کرتے تھے۔ کسی شخص نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا مولا، فلاں

[1] - ہاں سبّ کے مراتب اور مصادیق ہیں بعض مراتب اور مصادیق کا جواز منابعی شرعی میں پایا جاتا ہے (بل وجوبہ فی بعض الاحوال)

شخص آپ سے محبت رکھتا ہے لیکن آپ کے دشمنوں سے براءۃ { بیزاری } نہیں کرتا تو امام علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ہماری محبت کا دعوی کرتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ کمافی السرائر والبحار۔

البتہ موجودہ دور میں عمومی محافل میں سرے عام اور میڈیا پر افراد کے نام نہ لیے جائیں تاکہ مومنین کے لیے مشکلات کا سبب نہ بنے۔ بعبارت دیگر مصلحت اور تقیہ کی مراعات کی جائے۔ مومنین متوجہ رہیں اگر کسی خصوصی محفل میں دشمنان دین پر تبرّے کا یا اسرار و معارف خاصہ کا ذکر آئے تو اسے ریکارڈ کر کے نیٹ پر شایع نہ کریں اگر کوئی جان بوجھ کر نیٹ پر شایع کردیتا ہے تو یہ نادانی اس شخص کی ہے عالم دین کا اس میں کیا قصور ہے؟ عالم دین کا وظیفہ ہے عقائد حقہ کو بیان کرنا۔ اب اگر کوئی سننے والوں میں جان بوجھ کر نیٹ پر دیتا ہے تو یہ شخص غافل ہے یا نادان۔ اور اس سے بڑا نادان یا مُغرض وہ ہے جو اس کو بار بار ہوا دینے کی کوشش کرے۔

نیز مخفی نہ رہے کہ حاکمان جور کے مطاعن اور مثالب کو کلی طور پر دینی کتب خصوصا عقائد کی کتب میں حذف نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کو نئے طریقے سے احسن انداز میں برھان کی صورت میں ذکر کرنا چاہیے تاکہ آل محمد علیہم السلام کی حقانیت سب پر واضح ہو اور لوگ ظالمین اور غاصبین سے دوری اختیار کریں اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کی طرف رجوع کریں۔

مومنین اپنے عقائد حقہ کی حفاظت کریں جہلاء اور غیر ذمہ دار لوگوں کی تحریروں اور تقریروں سے اجتناب کریں غالی بھی نہ بنیں اور وہابیت مقصریّت سے بھی بچ کر رہیں۔ پڑھے لکھے منصف مزاج علماء حقہ سے مرتبط رہیں۔ مخفی نہ رہے کہ دشمنان خدا پر لعن اور تبرا کے بارے میں بکثرت آیات و روایات پائی جاتی ہیں اگر سب کو ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔ اور مقام میں اسی میں کفایت ہے۔

سوال ۲۰ : کیا امام مہدی { ع } شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں یا کہ نہیں ؟

جواب : اس بارے میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا البتہ بعض روایات ، حکایات ، صلوات اور زیارات کے جملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد بھی ہیں کمافی نجم الثاقب۔

اور کتاب الغیبۃ شیخ طوسی رح کی روایت کہ ۔ لا عقب لہ ۔ کی علماء نے تاویل کی ہے کہ ان کی اولاد میں کوئی امام نہیں ہوگا کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آخری امام ہیں۔

فقیہ اہل بیت علیہم السلام آقای سید مظہر علی شیرازی صاحب کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ قلمی آثار

ناشر : موسسہ جواد الائمہ علیہم السلام

۱۔ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۔ صراط النجاۃ

۴۔ اجوبۃ الاسئلہ

۵۔ عقائد الشیعہ

۶۔ مستند المناظرین

۷۔ علمی رسائل

۸۔ اعتقادی سوالوں کے جوابات

۹۔ رسالہ عزاداری امام حسینؑ

۱۰۔ فضائل صلوات

۱۱۔ فضائل الشیعہ

۱۲۔ الموضوعات

۱۳۔ قواعد الحدیث واصطلاحاتہ

۱۴۔ کردار بنوامیہ

۱۵۔ آداب الدعاء

۱۶۔ دفع الشبحات عن الامام المہدیؑ

۱۷۔ دفع الشبہات عن ایمان سیدنا ابی طالبؑ

۱۸۔ دفع الشبہات عن الاجتہاد التقلید

۱۹۔ التحقیق فی آیۃ الغار

۲۰۔ تحقیق در نماز جنازہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۱۔ رسالہ فی صلاۃ العیدین

۲۲۔ رسالہ فی صلاۃ الجمعہ

۲۳۔ الشہادۃ الثالثہ

۲۴۔ تفسیر آیہ تطہیر

۲۵۔ سیاہ پوشی

۲۶۔ توضیح المسائل اردو

۲۷۔ الحاشیہ علی منہاج الصالحین

۲۸۔ التعلیقہ علی کتاب الحج من العروہ الوثقی

۲۹۔ مولود کعبہ

۳۰۔ اعتقادی مسائل { رسالہ ہذا }